لحن کی تعریف و اقسام

(غلطی لب ولہجہ)

لحن کی تعریف: تجوید کے قوانین کے خلاف حروف ادا کرنا۔

لحن کی دو اقسام

(1): لحن جلی: واضح اور بڑی غلطی کو لحن جلی کہتے ہیں۔

لحن جلی کی صورتیں

(1): حرف کو حرف سے بدلنا۔
(2): حرکت کو حرکت سے بدلنا۔
(3): حرف کم کردینا۔
(4): حرف بڑھا دینا۔
(5): ساکن کو متحرک کر دینا۔
(6): متحرک کو ساکن کر دینا۔
(7): حروف مدہ کا اضافہ کر دینا۔
(8): حروف مدہ کو ختم کر دینا۔
(9): تشدید کو نہ پڑھنا۔
(10): تشدید کا اضافہ کرنا۔
(11): وقف کی جگہ وصل کرنا۔ (لحن خفی بھی)
(12): وصل کی جگہ وقف کرنا۔

(2): لحن خفی کی تعریف: پوشیدہ اور چھوٹی غلطی کو لحن خفی کہتے ہیں۔ لحن خفی صفات عارضہ کے صحیح طور پر ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس سے لفظ اور معنی میں تبدیلی نہیں ہوتی بس حرف کا حسن نہیں رہتا۔

لحن خفی کی صورتیں

(1): اظہار نہ کرنا۔
(2): ادغام یرملون نہ کرنا۔
(3): اقلاب نہ کرنا۔
(4): اخفاء نہ کرنا۔
(5): ادغام شفوی نہ کرنا۔
(6): اخفاء شفوی نہ کرنا۔
(7): اظہار شفوی نہ کرنا۔
(8): جس حرف کو موٹا پڑھنا تھا اسکو باریک پڑھ دینا۔
(9): جس حرف کو باریک پڑھنا تھا اسکو موٹا پڑھ دینا۔
(10): غنہ زمانی نہ کرنا۔
(11): اظہار قمری، ادغام شمسی، ادغام مثلین، ادغام متجانسین اور ادغام متقاربین پر عمل نہ کرنا۔

صفات کی تعریف و اقسام

صفت کی تعریف: صفت حرف کی اس کیفیت یا حالت کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ ایک مخرج کے حروف میں فرق پیدا ہو جائے۔ جیسے حرف کا پُر ہونا یا باریک ہونا، قوی ہونا یا ضعیف ہونا۔

صفات کی دو اقسام

(۱) صفات لازمہ: وہ جو حروف میں ہمیشہ پائی جائیں حروف سے کبھی جدا نہ ہوں۔

اگر صفات لازمہ کے بغیر حرف ادا کیا جائے تو حرف بدل جاتا ہے یا ناقص ادا ہوتا ہے۔ جیسے طا کو پُر نہ پڑھا جائے تو وہ تا بن جائے گا۔

صفات لازمہ کی دو اقسام

(۱): صفات لازمہ متضادہ: وہ جو حروف میں ہمیشہ پائی جائیں اور ان کی ضد بھی موجود ہو۔

• صفات لازمہ متضادہ دس ہیں:

صفات لازمہ متضادہ	ضد
(1): ہمس	(6) جہر
(2): شدت	(7) رخاوت
(3): استعلاء	(8) استفال
(4): اطباق	(9) انفتاح
(5): اذلاق	(10) اصمات

آہستہ ہونا

(1) ہمس: آہستہ آواز کو ہمس کہتے ہیں۔
جن حروف میں صفت ہمس پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت سانس آسانی سے جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے آواز آہستہ نکلتی ہے۔ حروف مہموسہ دس ہیں۔ فحثہ شخص سکت ہے۔

بلند ہونا

(2) جہر: بلند آواز کو جہر کہتے ہیں۔
جن حروف میں صفت جہر پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت سانس رک جاتی ہے جس کی وجہ سے آواز بلند نکلتی ہے۔ حروف تہجی میں سے دس حروف مہموسہ کے علاوہ باقی انیس حروف کو حروف ~~مجھو~~ مجہورہ کہتے ہیں۔

سخت ہونا

(3): شدت: سخت آواز کو شدت کہتے ہیں۔
جن حروف میں صفت شدت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں بند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں سختی پائی جاتی ہے۔ حروف شدیدہ آٹھ ہیں۔ قطب جد اتک ہے۔

نرم ہونا

(٤): رخاوت: نرم آواز کو رخاوت کہتے ہیں۔
جن حروف میں صفت رخاوت پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں نرمی پائی جاتی ہے۔ حروف شدیدہ اور حروف ~~[illegible]~~ متوسطہ کے علاوہ باقی 15 حروف کو حروف رخوہ کہتے ہیں۔

حروف متوسطہ: لن عمر ہے۔

بلند کیا جانا

(5) : استعلاء : زبان کی جڑ کے بلند ہونے کو استعلاء کہتے ہیں۔
جن حروف میں صفت استعلاء پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ ہمیشہ تالو کی جانب بلند ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف ہر حالت میں موٹے پڑھے جاتے ہیں۔ حروف مستعلیہ سات ہیں : خص ضغط قظ

نیچے رہنا

(6) : استفال : زبان کے نیچے رہنے کو استفال کہتے ہیں۔
جن حروف میں صفت استفال پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ نیچے رہتی ہے یعنی تالو کی جانب بلند نہیں ہوتی جس کی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔ حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی 22 حروف کو حروف مستفلہ کہتے ہیں۔ حروف مستفلہ میں سے الف - واو - لام اور را کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں باقی 18 حروف ہمیشہ باریک پڑھے جاتے ہیں۔

مل جانا - چمٹ جانا

(7) : اِطباق : زبان کا تالو کے ساتھ ملنے یا چمٹنے کو اطباق کہتے ہیں۔
جن حروف میں صفت اطباق پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ پھیل کر تالو سے مل جاتا ہے۔ حروف مُطبِقہ 4 ہیں : ص - ض - ط - ظ -

جدا رہنا

(8) : انفتاح : زبان کا تالو سے جدا رہنے کو انفتاح کہتے ہیں۔
جن حروف میں صفت انفتاح پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ تالو سے جدا رہتا ہے۔ حروف منفتحہ حروف مطبقہ کے علاوہ 25 حروف کو حروف منفتحہ کہتے ہیں۔

پھسلنا

(۹). اذلاق: حروف کے پھسل کر ادا ہونے کو اذلاق کہتے ہیں۔

جن حروف میں صفت اذلاق پائی جاتی ہے وہ حروف اپنے مخرج سے پھسل کر آسانی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔ حروف مُذلقہ 6 ہیں: فر من لب ہے۔

جمنا

(۱۰). اصمات: حروف کے جم کر ادا ہونے کو اصمات کہتے ہیں۔

جن حروف میں صفتِ اصمات پائی جاتی ہے وہ حروف اپنے مخرج سے جم کر مضبوطی سے ادا ہوتے ہیں۔ حروف مذلقہ کے علاوہ باقی 23 حروف کو حروف مُصمتہ کہتے ہیں۔

(2): صفات لازمہ غیر متضادہ: وہ صفات جو حروف میں لازمی طور پر پائی جائیں اور ان کی ضد موجود نہ ہو۔

صفات لازمہ غیر متضادہ آٹھ ہیں:

(۱): قلقلہ
(2): صفیر
(3): تکریر
(۴): تفشی
(5): استطالت
(6): غنہ
(7): لین
(8): انحراف

جنبش کرنا

(۱): قلقلہ: حروف قلقلہ کو ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش پیدا ہونے کو قلقلہ کہتے ہیں۔

جن حروف میں صفت قلقلہ پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت ان کے مخرج میں جنبش پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے آواز لوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ حروف قلقلہ 5 ہیں قطب جد ہے۔

قلقلہ کے پانچ درجات

(۱): جب حروف قلقلہ مشدد ہوں اور ان پر وقف بھی کیا جائے تو پہلے درجے کا یعنی سب سے قوی قلقلہ ہوگا۔

(۲): جب حروف قلقلہ ساکن ہوں اور ان پر وقف بھی کیا جائے تو دوسرے درجے کا قلقلہ ہوگا۔

(3): جب حروف قلقلہ مشدد ہوں اور ان پر وقف نہ کیا جائے تو تیسرے درجے کا قلقلہ ہوگا۔

(۴): جب حروف قلقلہ ساکن ہوں اور ان پر وقف نہ کیا جائے تو چوتھے درجے کا قلقلہ ہوگا۔

(۵): جب حروف قلقلہ پر حرکات، کھڑی حرکات، اور تنوین میں سے کوئی آجائے تو پانچویں درجے کا یعنی سب سے کم درجے کا قلقلہ ہوگا۔ جیسے قل۔

سیٹی

(2): صفیر: سیٹی کی آواز کو صفیر کہتے ہیں۔

جن حروف میں صفت صفیر پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت سیٹی کی آواز نکلتی ہے۔ حروف صفیریہ تین ہیں: زا۔ سین۔ صاد۔ سیٹی کی آواز سب سے زیادہ سین میں اور سب سے کم زا میں اور صاد میں درمیانہ درجے کی پائی جاتی ہے۔

بار بار ہونا

(3): تکریر: نوکِ زبان میں کپکپاہٹ اور لرزہ پیدا ہونے کو تکریر کہتے ہیں۔

جس حرف میں صفت تکریر پائی جاتی ہے اس حرف کو ادا کرتے وقت نوکِ زبان میں تکرار کی مثل ہلکی سی کپکپاہٹ محسوس ہوتی ہے۔ مخفی اور اصل تکرار سے بچنا چاہیے۔ حرف مکرر ایک ہے۔ را۔

صفت تکریر کو اس طرح چھپا کر ادا کریں کہ نوک زبان میں لرزہ تو ہو لیکن اسکی آواز نہ آئے خصوصاً مشددہ را کی ادائیگی میں زیادتی تکرار سے بچنا چاہیے۔

را کو ادا کرتے وقت زبان کے کنارے کو تالو کے ساتھ مضبوطی سے لگائے رکھیں اور کنارہ زبان کو تالو سے جدا مت کریں۔ اس طرح صفتِ تکریر بغیر آواز کے ادا ہو جائے گی اور متعدد را پیدا نہیں ہونگے اور اگر زبان کے کنارے کو تالو سے جدا کریں گے تو ہر بار ایک نیا را پیدا ہو جائے گا۔

پھیلنا

(4) تفشی: منہ کے اندر آواز پھیل جانے کو تفشی کہتے ہیں۔

جس حرف میں صفت تفشی پائی جاتی ہے اس حرف کو ادا کرتے وقت منہ کے اندر آواز پھیل جاتی ہے۔ حرف متفشی ایک ہے۔ شین۔

لمبائی چاہنا

(5) : اِسْتِطَالَت : طویل مخرج میں طویل آواز کو استطالت کہتے ہیں۔
جس حرف میں صفت استطالت پائی جاتی ہے اس حرف کو ادا کرتے وقت طویل مخرج میں آواز دیر تک آہستہ آہستہ جاری رہتی ہے۔ حرف مستطیل ایک ہے۔ ضاد۔

(ناک میں آواز لے جانا)

(6) : غُنَّہ : ناک میں آواز لے جاکر پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں۔
جن حروف میں صفت غنہ پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت ناک کی جڑ میں آواز لے جاکر پڑھنے کو غنہ کہتے ہیں۔ حروف غنہ دو ہیں۔ میم۔ نون۔

غنہ کی دو اقسام

(1) : غنہ آنی : وہ غنہ جو آن واحد یعنی ایک ہی لمحہ میں جلدی سے ادا ہو جائے اس کو غنہ آنی کہتے ہیں۔ غنہ آنی صفت لازمہ ہے کیونکہ غنہ آنی میم اور نون کی ذات میں پایا جاتا ہے۔ غنہ آنی کے بغیر میم اور نون ادا ہی نہیں ہو سکتے۔

(2) : غنہ زمانی : وہ غنہ جس کی آواز ناک کے بانسے میں ایک الف کی مقدار تک جاری رہے اس کو غنہ زمانی کہتے ہیں۔ غنہ زمانی کو خود سے سننے والا ہر شخص محسوس کرسکتا ہے۔ غنہ زمانی صفت عارضہ ہے۔

غنہ زمانی کی دو اقسام

(1): غنہ زمانی مظہرہ: حروف غنہ (میم اور نون) کو اپنے مخارج سے ظاہر کرتے ہوئے غنہ زمانی کو اپنے مخرج سے جم کر ادا کرنے کو غنہ زمانی مظہرہ کہتے ہیں۔ غنہ زمانی مظہرہ میم اور نون مشدد میں ہمیشہ پایا جاتا ہے۔ جیسے اَنَّ - اَمَّا۔

(2): غنہ زمانی مُخفٰی: حروف غنہ کو ناک کے بانسے میں چھپاتے ہوئے غنہ زمانی کو اپنے مخرج سے جم کر ادا نہ کرنے کو غنہ زمانی مخفیٰ کہتے ہیں۔ غنہ زمانی مخفیٰ بانس - سینگ دیکھا اور اونٹ وغیرہ کے نون کی ادائیگی کی طرح ادا ہوتا ہے۔ جیسے اَنْتَ۔

نرمی

(7): لین: حروف کو نرمی سے ادا کرنے کو لین کہتے ہیں۔

جن حروف میں صفت لین پائی جاتی ہے ان حروف کو بغیر کھینچے بغیر جھٹکا دیے نرمی سے معروف پڑھتے ہیں۔ حروف لین دو ہیں۔ یا - و۔

مائل ہونا

(8): انحراف: زبان کا ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف مائل ہونے کو انحراف کہتے ہیں۔

جن حروف میں صفت انحراف پائی جاتی ہے ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف مائل ہوتی ہے۔ حروف مُنحرِفہ دو ہیں۔ لام - را۔

صفات کی دوسری قسم

(2): صفاتِ عارضہ کی تعریف: وہ صفات جو حروف میں ہمیشہ نہ پائی جائیں۔ حروف سے کبھی جدا بھی ہو جاتی ہیں۔ اگر صفاتِ عارضہ کے بغیر حرف ادا کیا جائے تو حرف کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے۔

صفاتِ عارضہ کی 11 اقسام

ظاہر کرنا

(1): اظہار: جب نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آ جائے تو اظہار ہوگا یعنی نون ساکن اور تنوین میں غنہ نہیں کریں گے۔

حروفِ حلقی 6 ہیں۔ ء۔ ھا۔ ع۔ ح۔ غ۔ خ۔

ملانا

(2): ادغام یرملون: جب نون ساکن یا تنوین کے بعد دوسرے کلمہ میں حروفِ یرملون میں سے کوئی حرف آ جائے تو ادغام ہوگا یعنی شدید آ جائے گی جس کی وجہ سے نون ساکن اور تنوین میں غنہ ہوگا۔ لا اور لام میں غنہ نہیں ہوگا۔

بدلنا

(3): اقلاب: جب نون ساکن یا تنوین کے بعد (با) آ جائے تو اقلاب ہوگا یعنی نون ساکن تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کریں گے۔

چھپانا

(٦): اخفاء: جب نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف اخفاء میں سے کوئی حرف آجائے تو اخفاء ہوگا یعنی نون ساکن اور تنوین میں غنہ کریں گے۔ حروف اخفاء پندرہ ہیں۔ ت۔ ث۔ ج۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ف۔ ق۔ ک۔

(٧): ادغام شفوی: اگر میم ساکن کے بعد دوسری میم متحرک آجائے تو ادغام شفوی ہوگا یعنی پہلے میم کو دوسرے میم میں ملا کر اوپر تشدید دے کر غنہ کریں گے۔

(٨): اخفاء شفوی: اگر میم ساکن کے بعد ب آجائے تو اخفاء شفوی ہوگا یعنی میم ساکن میں غنہ کریں گے۔

(٩): اظہار شفوی: میم ساکن کے بعد حرف میم اور با کے علاوہ کوئی حرف آجائے تو اظہار شفوی ہوگا یعنی میم ساکن میں غنہ نہیں ہوگا۔

دراز کرنا

(8): مد کی تعریف: کھڑی حرکات، حروف مدہ اور حروف لین پر آواز کے دراز کرنے کو مد کہتے ہیں۔

مد کی دو اقسام

(1): مد اصلی: جس مد کو اسکی اصلی اور ذاتی مقدار یعنی ایک الف کی مقدار جتنا دراز کیا جائے تو اس مد کو مد اصلی کہتے ہیں۔

مد اصلی حروف مدہ اور کھڑی حرکات میں پائی جاتی ہے بشرطیکہ حروف مدہ یا کھڑی حرکات کے بعد مد فرعی بننے کا کوئی سبب نہ پایا جائے۔

مد اصلی کی دو اقسام

(1) حروف مدہ

(2) کھڑی حرکات۔

(2): مد فرعی: جس مد کو اسکی اصلی اور ذاتی مقدار یعنی ایک الف کی مقدار سے زیادہ دراز کیا جائے اس مد کو مد فرعی کہتے ہیں۔

مد فرعی کے دو اسباب ہیں: ہمزہ۔ سکون۔ جب حروف مدہ یا کھڑی حرکات یا حروف لین کے بعد دو اسباب میں سے کوئی ایک سبب پایا جائے تو مد فرعی پائی جاتی ہے۔ سکون کی دو قسمیں ہیں: سکون اصلی پھر اسکی دو قسمیں ہیں: سکون اصلی با تشدید، سکون اصلی بالجزم۔ سکون عارضی۔

مد فرعی کی چھ اقسام

(1): مد متصل (2): مد منفصل (3): مد لازم

ملانا

(9): ادغام حروف کی تعریف: پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر ایک مشدد حرف بنانے کو ادغام کہتے ہیں۔

ادغام کی دو اقسام باعتبار سکون و حرکت

(1): ادغام جائز: دو ہم مثل متحرک حروف جمع ہوں پہلے حرف کو ساکن کرکے دوسرے حرف میں ادغام کرنے کو ادغام جائز کہتے ہیں۔ اسکا دوسرا نام ادغام کبیر بھی ہے۔
جیسے نِعْمَ مَا سے نِعِمَّا۔ مَكَّنِّنِی سے مَكَّنِّی۔ لَا تَأْمَنُنَا سے لَا تَأْمَنَّا۔

(2): ادغام واجب: دو حروف جمع ہوں پہلا حرف ساکن ہو دوسرا حرف متحرک ہو پہلے حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کرنے کو ادغام واجب کہتے ہیں۔ ادغام واجب کو ادغام صغیر بھی کہتے ہیں۔

ادغام واجب کی تین اقسام

ادغام واجب کی تین اقسام

(1): ادغام متلین: دو ہم مثل حروف کے ادغام کو ادغام متلین کہتے ہیں۔ یہ ادغام ہر جگہ ہوتا ہے۔ جیسے قُل لَّا۔
جب یا مدہ کے بعد یا متحرک آجائے یا واو مدہ کے بعد واو متحرک آجائے تو ادغام متلین نہیں ہوگا۔ جیسے فی یوم۔

(2): ادغام متجانسین: دو ہم مخرج حروف کے ادغام کو ادغام متجانسین کہتے ہیں۔ یہ ادغام اکثر جگہ ہوتا ہے۔ جیسے اِذْ ظَّلَمُوْ۔
پہلے حرف حلقی کے بعد دوسرا حرف حلقی آجائے تو ادغام متجانسین نہیں ہوگا۔ جیسے فَسَبِّحْهُ

(3): ادغام متقاربین: دو قریب المخرج یا دو قریب الصفت حروف کے ادغام کو ادغام متقاربین کہتے ہیں۔ یہ ادغام بعض جگہ ہوتا ہے۔ جیسے نَخْلُقْکُّمْ۔
ثقل نہ پایا جائے تو ادغام متقاربین نہیں ہوگا۔ جیسے لا تُزِغْ قلوبنا۔

ادغام کی دو اقسام باعتبار مدغم اور مدغم فیہ

(۱): ادغام تام: اگر ادغام کے بعد مدغم حرف کی کوئی صفت بھی باقی نہ رہے تو اسکو ادغام تام کہتے ہیں۔ جیسے قَد تَّبَيَّنَ۔

(۲): ادغام ناقص: اگر ادغام کے بعد مدغم کی کوئی صفت باقی رہے تو اسکو ادغام ناقص کہتے ہیں۔ جیسے مَن يَّقُولُ۔

نون ساکن یا تنوین کے بعد یا آجائے یا واو آجائے تو ادغام ناقص ہوگا۔ جیسے مَن يَّقُولُ۔ مِن وَّرَقِ الجنۃ۔ رَجُلٌ يَّسْعٰى۔ هُدًى وَّذِكْرٰى۔ اسی طرح بسطت۔ احطت۔ فرطت اور ما فرطتم میں بھی ادغام ناقص ہے۔ ان کے علاوہ ہر جگہ ادغام تام ہوگا۔

ادغام مثلین میں ادغام تام ہوتا ہے ادغام ناقص نہیں ہوتا۔ ادغام متجانسین و متقاربین میں ادغام تام و ناقص دونوں ہو سکتے ہیں۔

(پُر کرنا) (باریک کرنا)

(۹-۱۰): تفخیم و ترقیق۔ حروف تہجی میں سے چار حروف کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں۔ چار حروف یہ ہیں۔ (۱): الف مدہ (۲): واو مدہ (3): لام (۴) را۔

(۱): الف کی تفخیم و ترقیق: جب الف مدہ سے پہلے پُر حرف ہو تو الف مدہ کو بھی اسکی اتباع میں تفخیم پڑھے گے یعنی موٹا۔ اسی طرح اس سے پہلے را پر زبر ہو۔

اور اگر الف مدہ سے پہلے والا حرف باریک ہو تو الف مدہ کو اسکی اتباع میں ترقیق پڑھا جائے گا یعنی باریک۔

(۴): واو مدہ کی تفخیم و ترقیق: جب واو مدہ سے پہلے والا حرف پُر ہو تو واو مدہ کو بھی اسکی اتباع میں پُر پڑھا جائے گا۔ اسی طرح اس سے پہلے را مضموم ہو تو۔ لیکن اگر واو مدہ سے پہلے والا حرف باریک ہو تو واو مدہ کو اسکی اتباع میں باریک پڑھیں گے۔

(۵): لام کی تفخیم و ترقیق: اسم جلالت اللہ کے دونوں لاموں سے پہلے زبر یا پیش ہو تو اسم جلالت اللہ کے دونوں لاموں کو پُر پڑھیں گے۔ اور اگر اسم جلالت اللہ کے دونوں لاموں سے پہلے زیر ہو تو اسم جلالت اللہ کے دونوں لاموں کو باریک پڑھیں گے۔ اسم جلالت اللہ کے دونوں لاموں کے علاوہ تمام لاموں کو ہر حالت میں باریک پڑھیں گے۔

(۶): را کی تفخیم و ترقیق: را کو موٹا یا باریک پڑھنے کی ۹ نو صورتیں بنتی ہیں:

(۱): را متحرکہ: را پر زبر یا پیش ہو تو را کو موٹا پڑھیں گے اور اگر را کے نیچے زیر ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔

(۲): را اشباعی: را پر کھڑا زبر یا الٹا پیش ہو تو را کو موٹا پڑھیں گے اور اگر را کے نیچے زیر ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔

(3): رامنونہ: را پر دو زبر یا دو پیش ہوں تو را کو موٹا اور اگر دو زیر ہوں تو را کو باریک پڑھیں گے۔

(4): راساکنہ: راساکنہ سے پہلے زبر یا پیش ہو یا عارضی زیر ہو یا زیر پہلے کلمے کے آخر میں ہو یا راساکنہ کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی اسی کلمہ میں ہو تو را کو موٹا پڑھیں گے۔ اور اگر راساکنہ سے پہلے زیر اصلی اسی کلمہ میں ہو اور را کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف نہ ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔ جیسے اِرْ۔

(5): راموقوفہ: را پر وقف کیا جائے تو درج ذیل صورتیں بنتی ہیں۔
راموقوفہ پر دو زبر ہوں یا کھڑا زبر ہو تو را کو موٹا پڑھیں گے۔ اسی طرح را وقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو یا پیش ہو یا الف مدہ ہو تو را کو موٹا اور اگر اس سے پہلے زیر ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔ اسی طرح را وقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس سے پہلا حرف بھی ساکن ہو تو اس سے پہلے زبر ہو یا پیش ہو تو را کو موٹا اور اگر اس پہلے زیر ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔ اسی طرح را وقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس سے پہلے یا ساکن ہو تو ہر صورت میں را باریک پڑھیں گے۔

(6): رامشددہ: رامشددہ غیر موقوفہ پر زبر ہو، پیش ہو، کھڑا زبر ہو، الٹا پیش ہو، دو زبر ہوں یا دو پیش ہوں تو دونوں را کو موٹا اور اگر رامشددہ غیر موقوفہ کے نیچے زیر ہو یا کھڑی زیر ہو یا دو زیر ہوں تو رامشددہ غیر موقوفہ کو باریک پڑھیں گے۔ اسی طرح رامشددہ موقوفہ پر دو زبر یا کھڑا زبر ہو یا را سے پہلے زبر ہو یا پیش ہو یا الف مدہ ہو تو دونوں را کو موٹا اور اگر رامشددہ موقوفہ سے پہلے زیر ہو تو دونوں را کو باریک پڑھیں گے۔

(7): رامُشَمّمہ: رامشممہ سے پہلے زبر ہو یا پیش ہو یا الف مدہ ہو تو را کو موٹا اور اگر را سے پہلے زیر ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔ جیسے اَلکَذُ۔ اسی طرح رامشممہ سے پہلے حرف ساکن ہو۔ اس سے پہلے زبر ہو یا پیش ہو تو را کو موٹا اور اگر اس سے پہلے زیر ہو تو را کو باریک پڑھیں گے۔ منظور۔

(8): رامُرَامہ: رامرامہ پر پیش ہو یا الٹا پیش ہو یا دو پیش ہوں تو را کو موٹا اور اگر رامرامہ کے نیچے زیر ہو یا کھڑی زیر ہو یا دو زیر ہوں تو را کو باریک پڑھیں گے۔ جیسے مکسور۔

(9): رامُمَالہ: رامُمالہ باریک پڑھا جاتا ہے۔ جیسے مجرھا۔

مائل کرنا

(11): امالہ کی تعریف: زبر کو زیر کی طرف اور الف کو یا کی طرف مائل کرکے پڑھنے کو امالہ کہتے ہیں۔

امالہ کی دو اقسام

(1): امالہ صغریٰ: الف کو یا کی طرف مائل کرکے پڑھنے کو امالہ صغریٰ کہتے ہیں۔ جیسے مَجْرٖاھَا کو مَجْرٖیھَا پڑھنا۔

(2): امالہ کبری: زبر کو زیر کی طرف اور الف کو یا کی طرف مائل کرکے پڑھنے کو امالہ کبری کہتے ہیں۔ جیسے مجرِاھا کو مجرِیھا اور یا مدہ کھڑی زبر کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے کھڑی زیر آئی تو مجرٖھا ہو گیا۔ پورے قرآن پاک میں صرف ایک جگہ سورہ ھود کے لفظ مجرھا میں امالہ کبری ہوا ہے۔ مجرھا کی را کو ری نہیں بلکہ رے کرکے پڑھیں گے۔

صاف صاف ادا کرنا

(12): تحقیق کی تعریف: ہمزہ کو صاف صاف ادا کرنا تحقیق کہلاتا ہے۔

(واجب ہے)

جب دو ہمزہ قطعی متحرک جمع ہوں تو دونوں ہمزہ کو صاف صاف ادا کرنا۔ جیسے ءَاَنتُم

آسان کرنا

(13): تسہیل کی تعریف: ہمزہ کو تحقیق اور ابدال کے درمیان پڑھنے کو تسہیل کہتے ہیں۔

جب دو ہمزہ مفتوح جمع ہوں پہلا ہمزہ قطعی اور دوسرا وصلی ہو تو دوسرے ہمزہ کو ہمزہ اور الف مدہ کے درمیان پڑھنا (جائز) ہے۔ جیسے ءَاَعجمی میں تسہیل (واجب) ہے۔

بدلنا

(14): ابدال کی تعریف: ہمزہ کو حرف علت سے بدلنے کو ابدال کہتے ہیں۔

ابدال کی دو اقسام

(1): ابدال جوازی: دو ہمزہ مفتوح جمع ہوں پہلا قطعی اور دوسرا وصلی ہو تو دوسرے ہمزہ کو الف مدہ سے بدل کر پڑھنا (جائز) ہے۔ جیسے آللّٰہ۔ آلٰئن۔ ان میں تسہیل بھی (جائز) ہے لیکن افضل ابدال ہی ہے۔

(2): ابدال وجوبی: دو ہمزہ جمع ہوں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا (واجب) ہے۔ جیسے اءْمن سے آمن۔

باقی رکھنا ۔ ثابت رکھنا/کرنا

(15): اثبات کی تعریف: حرف کا باقی رکھنا اثبات کہلاتا ہے ۔ جیسے یَمْحُوا اللّٰہُ کو وقف میں یَمْحُوْ پڑھنا۔

: گرا دینا/ گیرا دینا

(16): حذف کی تعریف: ہمزہ کو گرا دینے کو حذف کہتے ہیں۔

جب دو متحرک ہمزہ جمع ہوں پہلا ہمزہ قطعی مفتوح ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو گرا دیں گے ۔ جیسے اَاِصْطَفَیٰ سے اَصْطَفَیٰ۔

لام تعریف کی تعریف: لام تعریف سے مراد وہ لام ساکن ماقبل ہمزہ وصلی مفتوح (اَلْ) ہے جو اسم پر داخل ہوتا ہے اور نکرہ کو معرفہ بنانے کا فائدہ دیتا ہے۔

لام تعریف کی دو اقسام

(1): اظہار قمری: جب لام تعریف قمری حروف پر داخل ہو تو لام کا اظہار ہوگا یعنی لام پڑھا جائے گا۔ جیسے اَلْحَمْدُ۔

حروف قمریہ 14 ہیں - ا - ب - ع - ح - ج - ک - و - خ - ف - ع - ق - ی - م - ہ -

(2): ادغام شمسی: جب لام تعریف حروف شمسی پر داخل ہو تو لام کا ادغام ہوگا یعنی لام پڑھا نہیں جائے گا اور شمسی حروف پر تشدید آ جائے گی ۔

حروف قمریہ اور الف کے علاوہ 14 حروف کو حروف شمسی کہتے ہیں۔

ہمزہ کی دو اقسام

(1): ہمزہ اصلی کی تعریف: ہمزہ اصلی سے مراد وہ ہمزہ ہے جو حروف اصلیہ کے مقابلے میں ہو۔ جیسے قَرَءَ۔

(2): ہمزہ زائدہ کی تعریف: ہمزہ زائدہ سے مراد وہ ہمزہ ہے جو حروف اصلیہ کے مقابلے میں نہ ہو۔ جیسے اَلْحَمْدُ۔

ہمزہ زائدہ کی دو اقسام

(1): ہمزہ زائدہ وصلی: ہمزہ وصلی سے مراد وہ ہمزہ زائدہ ہے جو وصل میں پڑھا نہیں جاتا ابتداء اور اعادہ کے وقت پڑھا جاتا ہے۔

لام تعریف کا ہمزہ وصلی اور اسم موصولہ کا ہمزہ وصلی ہمیشہ مفتوح ہوگا۔ جیسے اَلْحَمْدُ اَلَّذِیْنَ۔ اسی طرح لام تعریف سے خالی اسم نکرہ کے شروع میں ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔ جیسے اِبن۔ اِبْنَۃ۔ اِمْرَءٌ۔ اِسْم وغیرہ۔ اسی طرح مشدد حرف سے پہلے ہمزہ وصلی مکسور ہوگا جیسے اِتَّبِعُوْ۔ اسی طرح فعل امر میں ساکن حرف کے بعد ضمہ اصلی ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مضموم ہوگا۔ اور اگر ساکن حرف کے بعد فتحہ ہو یا کسرہ ہو یا ضمہ عارضی ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔ جیسے اُنْصُرْ۔ اِسْمَعْ۔ اِضْرِبْ۔ اِمْشُوْا۔ اسی طرح فعل مجہول کا ہمزہ وصلی مضموم ہوگا۔ جیسے اُنْعُطِرَ۔ اسی طرح ثلاثی مزید فیہ با ہمزہ وصل اور رباعی مزید فیہ با ہمزہ وصل کے تمام ابواب کے مصادر، امر حاضر معروف اور ماضی معروف کے تمام صیغوں میں آنے والا ہمزہ وصلی مکسور ہوگا۔ (نوٹ): باب افعال کے تمام مصادر کا ہمزہ، باب افعال کے ماضی معروف اور مجہول کے تمام ہمزہ اور ندا کے وقت اللّٰہ کا ہمزہ ان میں شامل نہیں۔ جیسے اَکْرَمَ۔ یا اَللّٰہ۔

(۲) : ہمزہ زائدہ قطعی : ہمزہ قطعی سے مراد وہ ہمزہ زائدہ ہے جو وصل کے وقت پڑھا جاتا ہے۔ ہمزہ قطعی گرتا نہیں ہے۔ جیسے اِیَّاکَ ۔

قطع کی تعریف و اقسام

قطع کی تعریف : کلمہ کے آخری حرف پر آواز اور سانس کو ختم کرکے وقف کے طریقے کے مطابق ٹھہرنے کے بعد آگے نہ پڑھنے کو قطع کہتے ہیں

قطع کی دو اقسام

(۱) : قطع اختیاری : اپنی مرضی اور اختیار سے قطع کرنے کو قطع اختیاری کہتے ہیں۔

(۲) : قطع اضطراری : کسی مجبوری اور عذر کی وجہ سے قطع کرنے کو قطع اضطراری کہتے ہیں۔

سکوت کی تعریف : کلمہ کے آخری حرف پر آواز اور سانس کو ختم کرکے کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد آگے کلام کرنے کو سکوت کہتے ہیں۔

وقف کی تعریف و اقسام

وقف کی تعریف : کلمہ کے آخری حرف پر آواز اور سانس کو ختم کرکے ٹھہرنے کے بعد اسی وقت آگے پڑھنے کو وقف کہتے ہیں۔

وقف میں اتنی دیر ٹھہرا جا سکتا ہے کہ سانس آسانی سے لیا جا سکے۔

وقف کی چار اقسام باعتبار وجوہات وقف

(۱): وقف اختیاری: اپنی مرضی اور اختیار سے وقف کرنے کو وقف اختیاری کہتے ہیں۔
وقف اختیاری کلام کے آخر میں کرنا چاہیے۔

(۲): وقف اضطراری: کسی مجبوری یا عذر کی وجہ سے وقف کرنے کو وقف اضطراری کہتے ہیں۔ جیسے سانس کا تنگ ہونا۔ کھانسی ہونا۔ ہچکی وغیرہ آنا۔

(3): وقف اختباری: تعلیم حاصل کرنے کے لیے استاد کے حکم پر وقف کرنے کو وقف اختباری کہتے ہیں۔

(۴): وقف انتظاری:

وقف کی چار اقسام باعتبار محل وقف

(۱): وقف تام: جس کلمہ پر وقف کیا اس کلمہ کا بعد والے کلام سے نہ لفظی تعلق ہو اور نہ ہی معنوی تعلق ہو تو اسکو وقف تام کہتے ہیں۔
اس وقف میں ابتدا ہوگی اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(۲): وقف کافی: جس کلمہ پر وقف کیا اس کلمہ کا بعد والے کلام سے لفظی تعلق نہ ہو معنوی تعلق ہو اسکو وقف کافی کہتے ہیں۔
اس وقف میں ابتدا ہوگی اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(3): وقف حسن: جس کلمہ پر وقف کیا اس کلمہ کا بعد والے سے لفظی تعلق ہو اور
معنوی تعلق بھی ہو لیکن وقف کرنے سے معنی فاسد نہ ہوں تو اسکو وقف حسن کہتے ہیں۔
اس وقف میں اعادہ کرنا ہوگا۔

(4): وقف قبیح: جس کلمہ پر وقف کیا اس کلمہ کا بعد والے کلام سے لفظی و معنوی
دونوں تعلق ہوں اور وقف کرنے سے معنی بھی فاسد ہوں تو اسکو وقف قبیح کہتے ہیں۔
اس وقف میں اعادہ ہوگا۔

وقف کی 12 اقسام باعتبار کیفیت

(1): وقف بالسکون: ساکن حرف کے جزم کو برقرار رکھتے ہوئے وقف کرنے کو وقف بالسکون
کہتے ہیں۔ اس وقف میں تاخیر مت کریں اگر تاخیر کی تو وہ مشدد حرف بن جائے گا۔

(2): وقف بالاسکان: غیر ساکن حرف کو ساکن کرکے وقف کرنے کو وقف بالاسکان کہتے ہیں۔
جب زبر۔ زیر۔ پیش۔ دو پیش۔ دو زیر۔ الٹا پیش اور کھڑی زبر میں سے کسی ایک پر وقف کیا
جائے تو وہاں جزم لگاتے ہیں۔ اور وقف بالاسکان میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اگر
ساکن حرف کے بعد والے حرف پر وقف بالاسکان کیا جائے تو پہلے ساکن حرف پر حرکت مت پیدا
ہونے دیں۔ جیسے قدرٌ۔ اسی طرح وقف کے وقت ھا۔ عین اور ھمزہ کی ادائیگی کا بھی خاص
خیال رکھیں۔

(3): وقف بالتشدید: تشدید والے حرف پر وقف کرنے کو وقف بالتشدید کہتے ہیں۔
مشدد حرف پر وقف کی صورت میں تشدید باقی رہے گی صرف حرکت یا کھڑی حرکت یا تنوین ختم ہو گی
کھڑا زبر اور دو زبر ختم نہیں ہونگے۔ وقف بالتشدید میں دو حروف جنہیں زبر لگائی جائیں تاکہ

(4) : وقف بالابدال : جس حرف پر وقف کیا اس حرف میں یا اس حرف کی حرکت میں تبدیلی کر کے وقف کرنے کو وقف بالابدال کہتے ہیں۔

وقف بالابدال کی دو صورتیں ہیں۔ (1) : حرف کو حرف سے بدلنا۔ جب گول ۃ پر وقف کریں تو اسکو گول ہ ساکن سے بدل دیں گے۔ (2) : دو زبر کو الف مدہ سے بدلنا۔ گول ۃ کے علاوہ کسی بھی حرف پر دو زبر ہوں تو وقف کرتے وقت دو زبر کو الف مدہ سے بدل دیں گے۔

نرم کرنا

(5) . وقف بالرَّوْم : موقوف علیہ کا تہائی حصہ پڑھ کر وقف کرنے کو وقف بالروم کہتے ہیں۔ وقف بالروم میں پیش - الٹا پیش اور دو پیش کی جگہ پیش کا تہائی حصہ اور زیر، کھڑی زیر اور دو زیر کی جگہ زیر کا تہائی حصہ پڑھتے ہیں۔ وقف بالروم مجزوم - زبر - عارضی زبر - عارضی پیش - کھڑا زبر - دو زبر اور علامت تانیث گول ۃ پر وقف بالروم نہیں ہوتا۔ وقف بالروم میں مد عارضی و لین عارضی نہیں بنتی۔ وقف بالروم کو پاس بیٹھا دور سے سننے والا شخص جان سکتا ہے جبکہ پاس بیٹھا غیر متوجہ یا دور بیٹھا شخص وقف بالروم کو نہیں جان سکتا۔

بو دینا

(6) . وقف بالاشمام : موقوف علیہ کو ساکن کرتے ہو ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے پیش کی بو دے کر وقف کرنے کو وقف بالاشمام کہتے ہیں۔ وقف بالاشمام پیش - الٹا پیش اور دو پیش میں ہوتا ہے۔ وقف بالاشمام مجزوم - زیر - زبر - عارضی پیش - کھڑا زبر - کھڑی زیر - دو زبر - دو زیر اور علامت تانیث گول ۃ پر نہیں ہوتا - وقف بالاشمام کو نابینا شخص نہیں جان سکتا بینا شخص ہونٹ گول ہوتے ہوئے دیکھ کر جان سکتا ہے کیونکہ اس وقف کی آواز نہیں ہوتی۔

(7) : وقف بالاثبات : حروف مدہ - حروف لین کھڑا زبر اور وہ واو مدہ اور یا مدہ جو کھڑی حرکات کی صورت میں لکھی ہوتی ہیں ان سب کو ثابت رکھ کر وقف کرنے کو وقف بالاثبات کہتے ہیں - جیسے تَلُوْ -

(8): وقف بالحذف: نون وقایہ کے بعد والی یا کو حذف کر کے نون وقایہ پر وقف کرنے کو وقف بالحذف کہتے ہیں۔ جیسے فَارْهَبُوْنِ۔

(9): وقف النبی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ذوق وشوق کی وجہ سے خاص اہتمام کے ساتھ جو وقف فرماتے اس وقف کو وقف النبی کہتے ہیں۔

(10): وقف غفران: اللہ سے مغفرت کی دعا کرنے کے لیے وقف کرنے کو وقف غفران کہتے ہیں۔

(11): وقف کفران: جس جگہ وقف کرنے سے ایسا غلط معنی بنتا ہو کہ جس کا یقین کر لینے سے کفر لازم آئے تو اس وقف کو وقف کفران کہتے ہیں۔ اگر کسی مجبوری یا غلطی سے وقف کفران ہو جائے تو فوراً اعادہ کرنا لازمی ہے۔

(12): وقف منزل: نزول قرآن کے وقت جس جگہ حضرت جبرائیل علیہ السلام وقف فرماتے اس وقف کو وقف منزل کہتے ہیں۔ اس وقف کا دوسرا نام وقف جبرائیل ہے۔

ابتدا کی تعریف و اقسام

ابتداء کی تعریف: تلاوت شروع کرنے کو ابتدا کہتے ہیں۔

ابتدا کی چار اقسام

(1): ابتدا حقیقی: آغاز تلاوت کو ابتدا حقیقی کہتے ہیں۔ ابتدا حقیقی سے پہلے تعوذ و تسمیہ دونوں پڑھیں۔

(2): ابتدائے حکمی: ختم کلام اللہ کے بعد پھر کلام اللہ شروع کرنا جبکہ قطع نہ کیا ہو اس میں صرف تسمیہ پڑھی جائے۔

(3): ابتدائے تقدیری: کسی سورہ کو ختم کرکے دوسری سورہ یا پھر وہی سورہ شروع کرنا اس ابتدا میں بھی صرف تسمیہ پڑھی جائے۔

(4): ابتدائے اصطلاحی: وقف کے بعد ابتدا کرنا جبکہ کسی سورہ سے نہ ہو تو اس ابتدا میں نہ تعوذ ہے نہ تسمیہ۔ ابتدائے اصطلاحی کلمہ کے درمیان یا کلمہ کے آخر سے نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح مشدد و ساکن حرف سے ابتدائے اصطلاحی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جس جگہ وقف کی علامت ہو وہاں وقف کرکے بعد ابتدائے اصطلاحی ہوگی۔

اعادہ کی تعریف و اقسام

اعادہ کی تعریف: وصل کلام کی غرض سے وقف والے کلمہ یا اس سے پہلے والے ایک یا دو کلمات سے لوٹا کر پڑھنے کو اعادہ کہتے ہیں۔

اعادہ کی دو اقسام

(1): اعادہ صحیح: جس اعادہ سے مقصود الہی نہ بدلے اس اعادہ کو اعادہ صحیح کہتے ہیں۔

(2): اعادہ قبیح: جس اعادہ سے مقصود الہی بدل جائے اس اعادہ کو اعادہ قبیح کہتے ہیں۔ اعادہ کلمہ کے درمیان یا کلمہ کے آخر سے نہیں ہو سکتا۔ اسی مشدد و ساکن حرف سے اعادہ نہیں ہو سکتا۔ جس جگہ وقف کی علامت نہ ہو وہاں وقف کرنے کے بعد اعادہ ہوگا۔

سکتہ کی تعریف و اقسام

خاموش ہونا

سکتہ کی تعریف: کلمہ کے آخری حرف پر کچھ دیر آواز روک کر سانس توڑے بغیر ٹھہرنے کو سکتہ کہتے ہیں۔

سکتہ کی دو اقسام

(۱): سکتۂ لفظی: وہ سکتہ جو ہمزہ کو صفائی کے ساتھ ادا کرنے کے لیے ہمزہ سے پہلے ساکن حرف پر کیا جاتا ہے۔ جیسے قَدْ اَفْلَحَ - فِی الْاَرْض -

(۲): سکتۂ معنوی: وہ سکتہ جو دو کلموں کے درمیان معنی میں فرق کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

وصل کی تعریف و اقسام

ملنا

وصل کی تعریف: بغیر ٹھہرے آواز اور سانس کو جاری رکھتے ہوئے پڑھتے رہنے کو وصل کہتے ہیں۔

وصل کی دو اقسام

(۱): وصل حقیقی: ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملاتے ہوئے پڑھنے کو وصل حقیقی کہتے ہیں۔ وصل حقیقی کے بغیر قرأت ممکن ہی نہیں۔

(۲): وصل اصطلاحی: بغیر ٹھہرے آواز اور سانس کو جاری رکھتے ہوئے ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے ملا کر پڑھنے کو وصل اصطلاحی کہتے ہیں۔

اصطلاحات

(1): حروفِ متشابہ: وہ حروف جن کی شکل ایک دوسرے سے ملتی ہو صرف نقطے کا فرق ہو۔ جیسے ب۔ ت۔

(2): غیر متشابہ حروف: وہ حروف جن کی شکل ایک دوسرے سے ملتی نہ ہو۔ جیسے ب۔ ج

(3): قریب الصوت حروف: وہ حروف جن کی آواز ایک دوسرے سے ملتی ہو۔ جیسے ت۔ ط

(4): بعید الصوت حروف: وہ حروف جن کی آواز ایک دوسرے سے ملتی نہ ہو۔ جیسے ح۔ د

(5): حروفِ مُعجَمہ یا منقوطہ: نقطے والے حروف جیسے ب۔ ج

(6): حروف مہملہ یا غیر منقوطہ: بغیر نقطے والے حروف۔ جیسے ح۔ د

(7): حروف فوقانی: وہ حروف جن کے اوپر نقطہ ہو۔ جیسے ت۔ خ

(8): حروف تحتانی: وہ حروف جن کے نیچے نقطہ ہو۔ جیسے ب

(9): حروف متوسطہ: وہ حروف جن کے درمیان نقطہ ہو۔ جیسے ج

(۱۰): متحد المخرج حروف: وہ حروف جن کا مخرج ایک ہو۔ جیسے ط۔ د۔ ت

(۱۱): مختلف المخرج حروف: وہ حروف جن کا مخرج الگ الگ ہو۔ جیسے ب۔ ج

(۱۲): متحد المخرج و متحد الصفات حروف: وہ حروف جن کا مخرج و صفات ایک ہوں۔
جیسے تدّ میں دال۔

(13): مختلف المخرج و مختلف الصفات حروف:

(۱۴): متحد المخرج و مختلف الصفات حروف: وہ حروف جن کا مخرج تو ایک ہو مگر صفات
جدا جدا ہوں۔ جیسے ث۔ ظ۔

(۱۵): مد: حرف کو اسکی اصلی مقدار سے لمبا کرکے پڑھنا۔

(16): قصر: حرف کو اسکی اصلی مقدار جتنا پڑھنا۔

(17): ترتیل: قواعد تجوید کے مطابق بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔

(18): تدویر: ترتیل و حدر کی درمیانی رفتار سے پڑھنا۔

(۱۹): حدر: قواعد تجوید کے مطابق جلدی جلدی پڑھنا کہ جس سے حروف نہ بگڑیں۔

خبر کی اقسام باعتبار کثرت وقلت طرق

(1): خبر متواتر کی تعریف: وہ خبر جس کو سند کے ہر طبقے میں راویوں کی اتنی بڑی تعداد روایت کرے جن کا جھوٹ پر متفق ہونا محال عادی ہو۔

خبر متواتر کی چار شرائط

خبر کے درجہ تواتر تک پہنچنے کے لیے شرائط:

(1): خبر کے راوی کثیر ہوں۔ (2): یہ کثرت سند کے تمام طبقات میں پائی جائے یعنی ابتدا سے انتہا تک راوی کثیر ہوں۔ (3): یہ کثرت اس درجہ کی ہو کہ جھوٹ پر متفق ہونا محال عادی ہو۔ (4): سند کی انتہا حواس ظاہرہ پر ہو اور اگر سند کی انتہا امر عقلی یا حواس باطنہ پر ہو تو یہ خبر متواتر نہیں۔

خبر متواتر کی دو اقسام

(1): متواتر لفظی: وہ خبر جس کے الفاظ اور معانی دونوں متواتر ہوں۔

(2): متواتر معنوی: وہ خبر جس کے صرف معانی متواتر ہوں الفاظ متواتر نہ ہوں۔

خبر متواتر پر عمل کرنا (ضروری/واجب) ہے۔ اور یہ علم بدیہی کا افادہ کرتی ہے اسکے راویوں کے حالات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(2) : خبر مشہور کی تعریف: وہ خبر جس کے روای ہر طبقے میں کم از کم تین ہوں لیکن حد تواتر سے کم ہوں۔

یہ علم طمانیت کا افادہ کرتی ہے اور اس سے ثابت ہونے والا حکم واجب العمل ہوتا ہے۔

(3) : خبر عزیز کی تعریف: وہ خبر جس کی سند کے کسی بھی طبقے میں دو روای ہوں۔

یہ ظن کا افادہ کرتی ہے لیکن قرائن و شواہد سے قوت پا کر یہ بھی واجب العمل حکم کا فائدہ دیتی ہے۔

(4) : خبر غریب کی تعریف: وہ خبر جس کی سند کے کسی بھی طبقے میں ایک روای ہو۔ اب یہ تفرد چاہے ایک طبقے میں پایا جائے یا ایک سے زائد یا جمیع طبقات سند میں۔

یہ ظن کا افادہ کرتی ہے تاہم اسکی تائید میں قرائن شواہد کے ملنے سے اس پر بھی عمل ضروری ہو جاتا ہے۔

خبر متواتر کے علاوہ باقی قسموں کو خبر واحد بھی کہا جاتا ہے۔

خبر یا تو کثیر طرق یعنی اسانید سے مروی ہوگی یا قلیل طرق سے۔

خبرِ غریب کی دو اقسام باعتبار غرابتِ سند

(۱): فردِ مطلق کی تعریف: وہ خبرِ غریب جس کی اصل سند میں غرابت ہو۔ اصل سند سے مراد سند کی وہ طرف ہے جس میں ایک فرد ہو اس ایک فرد سے ایک فرد روایت کرے۔

(۲): فردِ نسبی کی تعریف: وہ خبرِ غریب جس کے درمیانِ سند میں غرابت ہو یعنی اصل سند میں تو روای کثیر ہوں لیکن درمیانِ سند میں کوئی روای اکیلا ہو۔

فرد کا اکثر اطلاق فردِ مطلق پر اور غریب کا اکثر اطلاق فردِ نسبی پر ہوتا ہے۔

خبرِ واحد کی دو اقسام باعتبار قابلِ استدلال ہونے نہ ہونے

(۱): خبرِ مقبول کی تعریف: وہ خبر جس کے مخبر کا صدق راجح ہو۔
خبرِ مقبول قابلِ استدلال ہوتی ہے اور اس سے ثابت ہونے والے حکم پر عمل کرنا (واجب) ہے۔

(۲): خبرِ مردود کی تعریف: وہ خبر جس کے مخبر کا صدق راجح نہ ہو۔
خبرِ مردود قابلِ استدلال نہیں ہوتی لہذا اسے بطورِ حجت پیش نہیں کیا جا سکتا۔

کسی خبر کے مردود ہونے کے دو اسباب ہیں: (۱): سند سے کسی راوی کا سقوط
(۲): راوی میں طعن۔
ہر خبر قابلِ استدلال نہیں ہوتی بلکہ بعض اعتبار سے استدلال کیا جا سکتا ہے اور بعض میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی۔

خبر مقبول کی چار اقسام
باعتبار صفات راوی

(1): صحیح لذاتہ کی تعریف: وہ خبر جسکی سند متصل ہو، تمام راوی عادل ضابط ہوں اور اس خبر میں علت قادحہ و شذوذ نہ ہو۔
شذوذ یعنی ثقہ راوی اپنے سے اوثق کی مخالفت کرے۔

(2): صحیح لغیرہ کی تعریف: وہ خبر جسکے راویوں میں صحیح لذاتہ کی تمام شرائط پائی جائیں لیکن ضبط راوی میں کچھ کمی ہو۔ لیکن تعدد طرق سے یہ کمی پوری ہو جائے۔
خبر کے صحیح نہ ہونے اور موضوع ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ خبر کے صحیح نہ ہونے سے اسکا موضوع ہونا لازم نہیں آتا۔

(3): حسن لذاتہ کی تعریف: وہ خبر جسکے راویوں میں صحیح لذاتہ کی تمام شرائط پائی جائیں لیکن ضبط روایت میں کچھ کمی ہو اور یہ کمی کسی اور ذریعے سے پوری نہ ہو۔

(4): حسن لغیرہ کی تعریف: وہ خبر ضعیف جسکا ضعف تعدد طرق سے ختم ہو جائے۔
تعدد طرق سے ضعیف خبر قوت پاتی ہے بلکہ حسن ہو جاتی ہے۔ حصول قوت کو صرف دو سندوں سے آنا کافی ہے۔
یہ چاروں اقسام قابل استدلال ہیں کیونکہ یہ مقبول کی اقسام ہیں لیکن صحیح لذاتہ واجب العمل ہے۔ حسن لغیرہ حسن لذاتہ سے مرتبہ میں کم ہوتی ہے اگر کہیں ان دونوں میں تعارض آجائے تو حسن لذاتہ کو ترجیح دی جائیگی۔ حسن لغیرہ کو سمجھنا خبر ضعیف کو سمجھنے پر موقوف ہے۔

خبر ضعیف کی تعریف: وہ خبر جسکے راویوں میں صحیح اور حسن کی تمام یا بعض شرائط مفقود ہوں اور یہ کمی پوری نہ ہو۔

بعض اوقات ایک ہی خبر کو حسن صحیح کہہ دیا جاتا ہے حالانکہ حسن رتبہ کے اعتبار سے صحیح سے کم ہوتی ہے؟

جواب: جب کسی خبر کی دو یا زائد اسناد ہوں تو خبر حسن صحیح کا معنی ہوتا ہے کہ ایک سند کے اعتبار سے حسن ہے جبکہ دوسری کے اعتبار سے صحیح۔ اور اگر ایک ہی سند ہو تو ایک قوم کے نزدیک اسکی شرائط کے مطابق وہ خبر حسن جبکہ دوسری قوم کے نزدیک اسکی شرائط کے مطابق صحیح ہوتی ہے لیکن ناقل کی حالت میں تردد ہوتا ہے اس لیے خبر کو ایک وصف سے متصف نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ خبر حسن صحیح ہے یعنی حسن یا صحیح۔

خبر کی دو اقسام باعتبار دو راویوں کے درمیان الفاظ خبر میں اختلاف

دو راویوں کے درمیان الفاظ خبر میں اختلاف کی دو اقسام ہیں۔ (۱): ثقہ کا اپنے ارجح و اوثق کی مخالفت کرنا۔ (۲): ضعیف کا راجح کی مخالفت کرنا۔

(۱): خبر شاذ و محفوظ کی تعریف: اگر ثقہ راوی اپنے سے ارجح و اوثق کی مخالفت کرے تو ثقہ کی روایت کو شاذ جبکہ ارجح کی روایت کو محفوظ کہیں گے۔

شذوذ کبھی سند میں ہوتا ہے اور کبھی متن میں۔ شاذ خبر مردود ہے اور خبر محفوظ مقبول ہے۔

(۴) خبر معروف و منکر کی تعریف: جب ضعیف راوی الفاظ خبر میں اپنے سے ارجح کی مخالفت کرے تو ضعیف کی روایت کو منکر جبکہ راجح کی روایت کو معروف کہیں گے۔

خبر معروف مقبول ہے جبکہ خبر منکر مردود ہے۔

فرد نسبی کی تین اقسام باعتبار دو راویوں کے درمیان الفاظ خبر میں موافقت

(1)-(2)-(3): وہ خبر جو فرد خبر (فرد نسبی) کے ساتھ لفظاً و معنیً یا فقط معنیً موافقت کرے متابِع کہلاتی ہے۔ جبکہ جسکی موافقت کی جائے وہ متابَع کہلاتی ہے۔ متابعت کے لیے شرط ہے کہ دونوں خبریں ایک ہی فرد کی مسند ہوں اور اگر افراد مختلف ہوں تو موافقت کرنے والی خبر کو شاہد کہیں گے۔

متابِع، متابَع اور شاہد کا وہی حکم ہے جو خبر غریب کا ہے۔

خبر مقبول کی چار اقسام باعتبار معارضہ سے سلامت ہونے نہ ہونے

بعض اوقات خبر مقبول کے معارض دوسری خبر مقبول آجاتی ہے جو کہ مفہوم میں پہلی کے مخالف ہوتی ہے لہذا اس اعتبار سے خبر مقبول کی ۴ اقسام ہیں:

(1): خبر محکم کی تعریف: وہ خبر مقبول جو ایسی دوسری خبر کے معارضہ سے محفوظ ہو جو اس کی مثل مقبول ہو۔

اس خبر پر بلاشبہ عمل کرنا واجب ہے۔

(2): خبر مختلف کی تعریف: وہ خبر مقبول جسکی معارض اسی کی مثل مقبول خبر ہو اور ان دونوں کو جمع کرنا ممکن ہو۔
ایسی دونوں خبریں جن کے مابین تطبیق ممکن ہو ان دونوں پر عمل کرنا واجب ہے

(3) (6): خبر ناسخ و منسوخ کی تعریف: اگر دو خبریں متعارض ہوں اور یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں خبر موخر ہے اور فلاں مقدم تو موخر ناسخ اور مقدم منسوخ ہوگی۔
ناسخ آجانے کے بعد منسوخ پر عمل (جائز) نہیں ہوگا۔

خبر مردود کی پانچ اقسام باعتبار سند میں سقوط راوی

(1): خبر مردود مُعلَّق کی تعریف: وہ خبر جس میں سند کی ابتداء سے کوئی راوی مصنف کی تصرف سے ساقط ہو۔ اسکی ایک صورت یہ بھی ہے کہ چند راوی یا پوری سند کو حذف کر دیا جائے۔

(2): خبر مردود مُرسَل کی تعریف: وہ خبر جسکی سند کے آخر سے فرد ثانی کے فرد اول کا نام حذف کرتے اسے براہ راست کہنے والے سے روایت کیا جائے۔

(3): خبر مردود مُعضَّل کی تعریف: وہ خبر جسکی سند سے دو یا دو سے زائد راوی پے درپے ساقط ہوں جیسے فرد ثالث خبر بیان کرتے ہوئے نہ فرد ثانی کا نام لے اور نہ ہی فرد اول کا بلکہ براہ راست کہنے والے سے روایت کرے۔

(4): خبر مردود مُنقطِع کی تعریف: وہ خبر جس کی سند میں سے کوئی بھی راوی ساقط ہو جائے عموماً اسکا اطلاق اس خبر پر ہوتا ہے جس میں فرد ثانی سے نیچے درجے کا کوئی شخص فرد اول سے روایت کرے۔

(5): خبر مردود مُدَلَّس کی تعریف: جس خبر کی سند کا عیب پوشیدہ رکھا جائے اور ظاہر کو سنوار کر پیش کیا جائے۔ مدلس کی دو قسمیں ہیں:

(1): مدلس الاسناد: وہ خبر جسکو راوی اپنے استاد سے سنے بغیر ایسے الفاظ سے استاد کی طرف نسبت کرے جس سے سننے کا گمان ہو اسکی صورت یہ ہے کہ راوی نے خبر اپنے استاد کے علاوہ کسی اور سے سنی ہو لیکن روایت کرتے وقت ایسے الفاظ ذکر کرے جو استاد سے سماع کا ابہام کرتے ہوں۔ جیسے کہا۔ سے۔ یہ کہ۔

(2): مدلس الاسناد: وہ خبر جسے راوی اپنے استاد سے نقل کرتے ہوئے اسکے لیے کوئی غیر معروف نام۔ لقب۔ یا کنیت۔ و نسب ذکر کرے تاکہ اسے پہچانا نہ جا سکے۔

ایسی اخبار ضعیف کی اقسام سے ہیں۔

تدلیس کا سبب کبھی یہ ہوتا ہے کہ استاد کے صغیر السن ہونے کی وجہ سے راوی ازراہ حقارت اسکا تذکرہ نہیں کرنا چاہتا یا راوی کا استاد کوئی معروف شخص نہیں ہوتا یا عوام و خواص میں اسکو مقبولیت حاصل نہیں ہوتی یا پھر مجروح ضعیف ہوتا ہے لہذا استاد کے نام کو ذکر کرنے سے پہلو تہی کی جاتی ہے۔

خبر مردود کی چار اقسام باعتبار

راوی میں طعن

طعن سے مراد راوی میں ایسی نامناسب صفات کا ہونا ہے جسکی وجہ سے خبر مردود ہو جائے۔ اس اعتبار سے خبر مردود کی ۶ اقسام ہیں۔

(۱): خبر مردود موضوع: جو جھوٹی بات گھڑ کر کہنے والے کی طرف بطور خبر منسوب کر دی گئی ہو اسے موضوع خبر کہتے ہیں۔

کسی خبر پر موضوع ہونے کا حکم ظن غالب سے لگایا جاتا ہے قطعیت کے ساتھ کسی خبر کو موضوع نہیں کہا جا سکتا۔ موضوع خبر کو بیان کرنا (جائز) نہیں ہے۔ مگر یہ کہ اسکا موضوع ہونا بیان کر دیا جائے۔

ضعف راویان کے باعث خبر کو موضوع کہہ دینا ظلم ہے۔

بارہا موضوع یا ضعیف کہہ دینا ایک سند کے اعتبار سے ہوتا ہے نہ کہ اصل خبر کے اعتبار سے۔ خبر موضوع بالاتفاق ناقابل اعتبار نہ کسی باب میں لائق اعتبار۔

(۲): خبر مردود متروک: وہ خبر جسکی سند میں کوئی ایسا راوی آجائے جس پر کذب کی تہمت ہو۔ تہمت کذب کے دو اسباب ہیں: (۱): وہ خبر صرف اسی راوی سے مروی ہو اور قواعد معلومہ کے خلاف ہو۔ (۲): اس شخص کا عادۃً جھوٹ بولنا ثابت نہ ہو۔

متروک میں موضوع کی بہ نسبت ضعف کم ہوتا ہے۔

(۳): خبر مردود منکر: وہ خبر جسکا راوی فحش غلطی کرنے یا کثرت غفلت یا فسق کے ساتھ مطعون ہو۔

(٦) : خبر مردود معلل : وہ خبر جسکے راوی میں طعن اسکے وہم کی وجہ سے ہو یعنی راوی وہم کے سبب ایک خبر کو دوسری میں داخل کر دے۔
جب قرائن کو جمع کیا جائے تو خبر معلل کا پتہ چلتا ہے۔ اور اسکا حکم جو خبر مردود کا ہے وہی اسکا ہے۔ خبر معلول کے لیے ضعف راوی ضروری ہیں۔

خبر کی ٦ اقسام باعتبار راوی کی طرف سے خبر میں اضافہ یا تغیر و تبدل کرنے

بعض اوقات راوی کی طرف سے خبر میں اضافہ یا تغیر و تبدل وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے خبر کی 6 اقسام ہیں۔

(1) : مُدرج السند : جس خبر کی سند میں تغیر کر دیا جائے۔

(2) : مُدرج المتن : جس خبر کے متن میں ایسا کلام بلا فصل داخل کر دیا جائے جو خبر کا حصہ نہ ہو مدرج المتن کہلاتی ہے۔ یہ اضافہ کبھی متن کے ابتداء میں ہوتا ہے کبھی درمیان میں اور کبھی آخر میں۔
ادراج بالاتفاق و اجماع درست نہیں ہے لیکن اگر مشکل لفظ کی تفسیر کے لیے ادراج کیا گیا ہو تو غیر ممنوع ہے۔

(3) : خبر مقلوب : جس خبر کے متن یا سند میں تبدیلی کر دی جائے چاہے الفاظ کر دینے سے ہو یا ان کو مقدم و موخر کرنے سے۔
قلب جائز نہیں لیکن اگر بغرض امتحان کیا جائے تو درست ہے تاکہ خبر دینے والے کے حافظے کو جانچا جا سکے اور جھوٹے مخبرین سے بچا جا سکے بشرطیکہ اسی مجلس میں درست خبر بیان کر دی جائے۔

(۴): خبر مزید فی المتصل الاسانید: جس خبر کی سند بظاہر متصل ہو اسکے اثناء سند میں کسی راوی کا اضافہ کر دیا جائے تو وہ خبر مزید فی متصل الاسانید کہلاتی ہے۔

(۵): خبر مضطرب: وہ خبر جو ایسی مختلف اسانید سے مروی ہو جو قوت میں مساوی ہوں لیکن خبر کے مفہوم میں ایسا تعارض ہو کہ تطبیق ممکن نہ ہو۔ خبر مضطرب بلکہ منکر بلکہ مدرج بھی موضوع نہیں۔ خبر مضطرب ضعیف ہے۔

(۶): خبر مصحف و محرف: وہ خبر جسکے کسی کلمہ کو اپنی اصلی حالت سے دوسری حالت میں بدل دیا گیا ہو۔ تصحیف فی المتن بھی ہوتی ہے فی السند بھی ہوتی ہے فی المعنی بھی ہوتی ہے۔

ضروری باتیں

(۱): خبر کے صحیح نہ ہونے اور موضوع ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور خبر کے صحیح نہ ہونے سے اسکا موضوع ہونا لازم نہیں آتا۔

(۲): لفظ (ثابت نہیں) سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خبر موضوع ہے۔

(۳): سند کا منقطع ہونا مستلزم وضع نہیں۔

(۴): خبر مضطرب بلکہ منکر بلکہ مدرج بھی موضوع نہیں۔

(۵): ضعف راویان کے باعث خبر کو موضوع کہہ دینا ظلم و جزاف ہے۔

(۶): منکر و متروک کی خبر بھی موضوع نہیں۔